اجتماعی زیادتی

آبرو باختہ روحوں کا اکٹھے ہونا

ایک اک سوچ کی ناکامی دماغوں پہ سوار
ایک اک جذبہ کراہت کی مجسم تصویر
ایک اک روح کی ناپاکی بدن پر حاوی
اسفل السافلیں مخلوق کی بزمِ تزویر

آبرو باختہ روحوں کی رذالت کا عروج

ظلم نے راج کیا ایک بھرے میلے میں
آپ کی، میری حیا لُٹ گئی بازار کے بیچ
سارے اوباش نکل آئے انھی گلیوں میں
ایک معصوم کلی روند دی سنسار کے بیچ

https://emad-ahmad.com/

آبرو باختہ روحوں کی گرفتِ آہن

رقصِ وحشت بھی ہوا، شر کو تحفظ بھی ملا
اس بھرے شہر کا کردار سیہ کار ہوا
دیکھنے آئے کئی لوگ تماشا لیکن
روکنے کے لئے کوئی بھی نہ تیار ہوا

آبرو باختہ روحوں کے عمل کا انجام

بنتِ حوا کی ردا چاک ہوئی، خاک ہوئی
عصمتِ آدمِ خاکی کا جنازہ اٹھا
نسلِ انسان کی مٹی پہ خباثت چھائی
نور سے جو بھی تھا رشتہ وہ سراسر ٹوٹا

https://emad-ahmad.com/